ختم نبوت

کورس

موضوع

عقیدہ ختم نبوت

سبق نمبر 7

عنوان

لفظ خَاتَمَ اور لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ پر بحث

انوارِ ختم نبوّت ٹرسٹ پاکستان

انٹرنیشنل ختم نبوۃ موومنٹ پاکستان

سبق نمبر 7 کا خلاصہ:

(1) اس سبق میں لفظ ''خاتم'' پر اہم جامع مانع بحث کی جائے گی۔

(2) حدیث ''لا نبی بعدی'' پر جو اعتراضات مرزائیہ ہیں، ان کے جوابات نقل کیے جائیں گے۔

(3) اجرائے نبوت کے متعلق اقوال سلف جو مرزائی پیش کرتے ہیں، ان کے جوابات بیان کیے جائیں گے۔

حضورﷺ کی ختم نبوت پر سب سے واضح آیت:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ۔

(الاحزاب:40)

ترجمہ: حضورﷺ تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں مگر وہ اللہ کے رسول ہیں اور تمام نبیوں کے خاتم ہیں

اولاً: آج کے اس سبق میں مذکور لفظ ''خاتم'' پر بحث کی جائے گی اور مرزائی دجل کا پردہ چاک کیا جائے گا۔

لفظ خاتم کا معنی:

خاتم کا مادہ خ ت م ہے اور یہ اس طرح قرآن مجید میں سات مقامات پر آیا ہے۔

(1) سورۃ البقرہ 7 **ختم اللّٰہ علی قلوبھم**

(2) سورۃ الانعام 46 **ختم علی قلوبکم**

(3) سورۃ الشوریٰ 24 **فان یشاء اللّٰہ یختم علی قلبك**

(4) سورۃ الجاثیہ 23 **ختم علی سمعه و قلبه**

(5) سورۃ یٰسین 65 **الیوم نختم علی افواھھم**

(6) سورۃ المطففین 25 **رحیق مختوم**

(7) سورۃ المطففین 26 **ختامه مسك**

تمام مقامات میں اس مادے نے مہر لگا کر بند کرنے اور مضبوط بندش لگا کر بند کر کے

دیے ہیں یعنی ایسی بندش کے اندر کی چیز اس میں سے باہر نہیں نکل سکتی اور باہر سے کوئی چیز اندر جا نہیں سکتی بعینہ **ما کان محمد الخ** والی آیت میں مراد و مطلب ہے کہ اب سلسلہ نبوت پر حضور ﷺ کی تشریف آوری سے ایسی بندش ہے کہ **لا نفرق احد من الرسل** کوئی رسول حضور سے پہلے کا اس سے خارج نہیں ہوسکتا اور نیا کوئی شخص اس سلسلے میں داخل نہیں ہوسکتا۔

اھل لغت سے صرف چند مثالیں:

تمام مفسرین واصحاب لغت لفظ ''خاتم'' پر متفق ہیں کہ اس پر زبر آئے یا تا کے نیچے زیر آئے جب اس کی نسبت قوم یا جماعت کی طرف مضاف ہوگی تو معنی آخری کے علاوہ کچھ نہیں ہو سکتے۔

(1) تاج العروس شرح قاموس علامہ زبیدی نے نقل کیا ہے:

ومن أسمائه عليه السلام الخاتم (بفتح التاء) والخاتم (بكسر التاء) وهو الذى ختم النبوة بمجيئه۔۔

آنحضرت ﷺ کے اسماء مبارکہ میں ''خاتِم'' تا کی زیر کے ساتھ اور ''خاتَم'' تاء کے زبر کے ساتھ بھی ہے اور ''خاتم'' وہ شخص ہے جس نے اپنے تشریف لانے سے نبوت کو ختم کر دیا۔

(2) مجمع البحار: جلد 2، ص 15 پر:

الخاتم (بفتح التاء) والخاتم (بکسر التاء) **من اسمائه صلى الله عليه وسلم بالفتح اسم اى آخر هم و بالکسر اسم فاعل**

خاتم تاء کی زبر کے ساتھ حضور ﷺ کے ناموں میں سے ہے اور زیر کے ساتھ اسم فاعل کا صیغہ ہے جس کے معنی تمام کرنے والے کے ہیں۔

(3) مجمع البحار: جلد 3، ص 15:

خاتم النبوة بكسر التاء اى فائل الختم وهو الاتمام وبفتحها بمعنى الطابع اى شئى يدل على انه لا نبى بعده

خاتم النبوۃ تا کی زیر کے ساتھ کا معنی تمام کرنے والا اور تاء کی زبر کے ساتھ بمعنی مہر یعنی وہ چیز جو اس پر دلالت کرے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نہیں۔

(4) قاموس:

الخاتم (تاء کی زیر کے ساتھ) **آخر القوم کالخاتم** (تاء کی زبر) **ومنہ قولہ تعالیٰ و خاتم النبیین ای آخر ھم۔**

اور خاتم زیر اور زبر کے ساتھ معنی ہیں قوم میں سے سب سے آخر کو کہا جاتا ہے اور اسی معنی میں ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان **خاتم النبیین** یعنی آخر النبیین یہاں پر لفظ قوم سے اوپر ہمارے بیان کردہ قاعدے کی تصدیق بھی ہوگئی (یہ بھی یاد رہے کہ الف لام استغراق حقیقی کا ہے کیونکہ جمع کے صیغے پر داخل ہے اور ہے بھی استغراق حقیقی)

لغاب اور تفسیرات تو بہت ہیں اگر انہیں بیان کرنا شروع کیا جائے تو طوالت بہت ہو جائے گی قادیانی حضرات لفظ ''خاتم'' کے مختلف معنی کرتے ہیں کبھی تو اس کا معنی مہر لگانے اور کبھی ''**(خَاتَمُ الْمُحَدِّثِیْنَ وَالشُّعَرَاءِ)**'' کی طرح ''**اَفْضَلُ النَّبِیِّیْنَ**'' معنی کرتے ہیں اہل عقل کے لیے ہم نے فقط بطور نمونے چند حوالے نقل کر دیے۔ اب بس مرزا قادیانی کی عبارات جو مرزائیوں کے منہ پر تھپڑ ہے اسی پر اکتفاء کرتے ہیں۔

ہم کہتے ہیں کہ مرزا نے یہی خاتم کا لفظ اپنی متعدد کتابوں میں استعمال کیا ہے اور تمام جگہوں میں اس کا معنی آخری ہی لیا ہے۔ مثلاً

(1) ''خدا کی کتابوں میں مسیح موعود کے کئی نام ہیں من جملہ اُن کے ایک نام **خَاتَمُ الْخُلَفَاءِ** ہے یعنی ایسا خلیفہ جو سب سے آخر میں آنے والا ہے۔''

(چشمہ معرفت بر حاشیہ صفحہ 318 روحانی خزائن جلد 23، صفحہ 333)

(2) ''میں اس کے رسول پر دلی صدق سے ایمان لایا ہوں اور جانتا ہوں کہ تمام نبوتیں اس پر ختم ہیں اور اس کی شریعت خَاتَمُ الشَّرَائِعِ ہے۔''

(چشمہ معرفت صفحہ 324 روحانی خزائن جلد 23، صفحہ 340)

(3) ''ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے۔''

(ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ 137 روحانی خزائن جلد 3، صفحہ 170)

(4) ''وہ اس امت کا خاتم الاولیاء ہے جیسا کہ سلسلہ موسویہ کے خلیفوں میں حضرت عیسیٰؑ

خاتم الانبیاء ہے۔'' (تحفہ گولڑویہ صفحہ 25 روحانی خزائن جلد 17، صفحہ 127)

مرزا صاحب نے مذکورہ بالا تمام جگہوں میں خاتم کا معنی آخری لیا ہے جو واضح طور پر ہماری تائید کرتا ہے۔

(5) مرزا صاحب اپنی پیدائش کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ''میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی جس کا نام جنت تھا اور پہلے وہ لڑکی پیٹ میں سے نکلی تھی اور بعد اس کے میں نکلا تھا اور میرے بعد میرے والدین کے گھر میں اور کوئی لڑکی یا لڑکا نہیں ہوا اور میں اُن کے لیے خاتم الاولاد تھا۔''

(تریاق القلوب صفحہ 157 روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 479،
ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 86 روحانی خزائن جلد 21، صفحہ 113)

(6) اور نیز یہ راز بھی کہ اخیر پر بنی اسرائیل کے خاتم الانبیاء کا نام جو عیسیٰ ہے اور اسلام کے خاتم الانبیاء کا نام جو احمد اور محمد ہے۔''

(ضمیمہ خاتمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد 21، صفحہ 412)

یہاں بھی مرزا نے ''خاتم الاولاد'' اور خاتم الانبیاء سے مراد آخری کے لیے ہیں اور خاتم الاولاد کا معنی یہ کیا ہے کہ میرے بعد میرے ماں باپ کے ہاں اور کوئی لڑکا یا لڑکی پیدا نہیں ہوا جس کا صاف معنی یہ ہے کہ یہ اپنے ماں باپ کا آخری لڑکا ہے اس طرح ''خاتم النبیین'' میں بھی یہی معنی ہوگا کہ آپ ﷺ آخری نبی ہیں آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا جیسا کہ مرزا صاحب کی پیدائش کے بعد مرزا کے والدین کے ہاں کوئی لڑکا/لڑکی نہیں ہوا اس سے ان کے ایک اور شبہ کا ازالہ بھی ہو گیا۔

شبہ:

اگر حضور ﷺ آخری نبی ہیں تو پھر عیسیٰ علیہ السلام کیسے آئیں گے جب وہ آئیں گے تو آخری نبی وہ بن جائیں گے اس سے ثابت ہوا کہ یا تو عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں یا حضور ﷺ خاتم النبیین یعنی آخری نبی نہیں ہیں۔

جواب: مذکورہ بالا حوالہ سے قادیانیوں کا یہ شبہ بھی ''ھباءً منثورا'' ہو گیا کہ حضور ﷺ کے آخری

نبی ہونے سے یہ کیسے لازم آ گیا کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں اور اگر وہ فوت نہیں ہوئے تو حضور ﷺ آخری نبی نہیں، دیکھئے مرزا صاحب خاتم الاولاد ہیں اور اس کا بڑا بھائی غلام قادر زندہ موجود تھا۔ مرزا غلام احمد اپنے ماں باپ کا آخری لڑکا بھی ہے اور اس کا بڑا بھائی زندہ موجود بھی ہے نہ تو اس کے آخری ہونے سے یہ لازم آیا کہ اس کا بڑا بھائی ضرور مر ہی چکا ہے اور نہ بڑے بھائی کے زندہ ہونے سے مرزا کے آخری ہونے میں کوئی فرق پڑا۔ اسی طرح عیسیٰ علیہ السلام کو بھی سمجھ لیجئے ان کے زندہ رہنے سے حضور ﷺ کی خاتمیت میں کوئی فرق نہیں پڑتا اگر کسی والد کے چار بیٹے یا کسی استاد کے کئی شاگرد یا پیر کے کئی مرید ہوں ان کا پہلا بیٹا زندہ ہو اور آخری مر جائے تو اس کے زندہ رہنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ آخری مر جانے والا بیٹا آخری نہ ہو۔

نہایت اہم حوالہ:

متنازع فیہ آیت کا ترجمہ مرزا نے ''نبیوں کا ختم کرنے والا'' کیا ہے نہ کہ مہر یا افضل ''یعنی محمد ﷺ تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں ہے مگر وہ رسول اللہ ہے اور ختم کرنے والا ہے نبیوں کا۔''

(ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ 614 آیت نمبر 21 روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 431)

ہست او خیر الرسل خیر الانام | ہر نبوت را بروشد اختتام

(سراج منیر صفحہ 93 روحانی خزائن جلد 12، صفحہ 95)

لا نبی بعدی پر اعتراضات مع جوابات

اعتراض نمبر 1:

''لا نبی بعدی'' سے مراد یہ ہے کہ میرے بعد کوئی صاحب شریعت نبی نہیں ہوگا جیسا کہ اکثر علماء کی تصریحات سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے بعد کوئی صاحب شریعت نبی نہیں ہوسکتا نبی کریم ﷺ کی مراد بھی یہی معلوم ہوتی ہے کیونکہ آپ نے عیسیٰ علیہ السلام کی آمد بتلائی ہے اس سے معلوم ہوا کہ ''لا'' میں عام نفی مراد نہیں ہے۔

جواب نمبر 1:

یہاں پر ''لا'' نفی جنس کا ہے اور نفی عام ہے۔ جیسا کہ مرزا نے خود تسلیم کیا ہے کہ:

اَلَا تَعْلَمُ اَنَّ الرَّبَّ الرَّحِیْمَ الْمُتَفَضِّلَ سَمّٰی نَبِیَّنَا ﷺ خَاتَمَ الْاَنْبِیَاءِ بِغَیْرِ اسْتِثْنَاءٍ وَفَسَّرَہٗ نَبِیُّنَا ﷺ فِیْ قَوْلِہٖ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ بِبَیَانٍ وَّاضِحٍ لِلطَّالِبِیْنَ وَلَوْ جَوَّزْنَا ظُہُوْرَ نَبِیٍّ بَعْدَ نَبِیِّنَا ﷺ لَجَوَّزْنَا انْفِتَاحَ بَابِ وَحْیِ النُّبُوَّۃِ بَعْدَ تَغْلِیْقِہَا وَہٰذَا خُلْفٌ کَمَا لَا یَخْفٰی عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ وَکَیْفَ یَجِیْءُ نَبِیٌّ بَعْدَ رَسُوْلِنَا ﷺ وَقَدِ انْقَطَعَ الْوَحْیُ بَعْدَ وَفَاتِہٖ وَخَتَمَ اللّٰہُ بِہِ النَّبِیِّیْنَ"۔

(حمامۃ البشریٰ صفحہ 20 مطبوعہ 1894 روحانی خزائن جلد 7، صفحہ 200)

ترجمہ: ''کیا تو نہیں جانتا کہ اس محسن رب نے ہمارے نبی ﷺ کا نام خاتم الانبیاء رکھا ہے اور کسی کو مستثنیٰ نہیں کیا اور آنحضرت ﷺ نے طالبوں کے لئے بیان واضح سے اس کی تفسیر یہ کی ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور اگر ہم آنحضرت ﷺ کے بعد کسی نبی کا ظہور جائز رکھیں تو یہ لازم آتا ہے کہ وحی نبوت کے دروازہ کا انفتاح بھی بند ہونے کے بعد جائز خیال کریں اور یہ باطل ہے جیسا کہ مسلمانوں پر پوشیدہ نہیں اور آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی کیونکر آوے حالانکہ آپ کی وفات کے بعد وحی نبوت منقطع ہوگئی ہے اور آپ کے ساتھ نبیوں کو ختم کر دیا ہے۔''

(اردو ترجمہ البشریٰ صفحہ 81,82)

مرزا صاحب نے کس صراحت کے ساتھ ''خاتم النبیین'' اور ''لا نبی بعدی'' کا وہی ترجمہ اور مفہوم لیا ہے جو ہم لیتے ہیں باقی رہا عیسیٰ علیہ السلام والا اعتراض تو اس کا جواب گزر چکا ہے ان کی آمد سے کسی قسم کا فرق نہیں پڑتا کیونکہ ان کے دوبارہ آنے سے انبیاء کی فہرست میں کسی قسم کا اضافہ نہیں ہوگا۔

جواب نمبر 2:

جیسے ''لا الہ الا اللہ'' میں اللہ کے بعد اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی ظلی بروزی خدا نہیں اسی طرح ''لا نبی بعدی'' میں بھی یہی مفہوم ہوگا۔

اعتراض نمبر 2:

یہاں پر متکلم کی مراد دیکھنی چاہیے مراد متکلم یہی ہے کہ آپ کے بعد صاحبِ شریعت نبی کوئی نہیں ہوگا۔ ہر کلام میں متکلم کی مراد کا لحاظ رکھنا ضروری ہوتا ہے۔

جواب:

ہم کہتے ہیں کہ متکلم کی مراد بھی وہی ہے جو ہم بیان کرتے ہیں اور نزاع صرف لفظی ہے جیسا کہ مرزا نے اپنی کتاب چشمہ معرفت صفحہ 180، روحانی خزائن جلد 23، صفحہ 189 پر تحریر کیا ہے۔ واضح ہو کہ یہ کتاب مرزا کی موت سے چھ دن قبل 20 مئی 1908ء کو چھپی: ''اور ہم میں اور ہمارے مخالف مسلمانوں میں صرف لفظی نزاع اور وہ یہ کہ ہم خدا کے ان کلمات کو جو نبوت یعنی پیش گوئیوں پر مشتمل ہوں، نبوت کے اسم سے موسوم کرتے ہیں اور ایسا شخص جس کو بکثرت ایسی پیش گوئیاں بذریعہ وحی دی جائیں یعنی اس قدر کہ اس کے زمانے میں اس کی کوئی نظیر نہ ہو، اس کا نام ہم نبی رکھتے ہیں کیونکہ نبی اس کو کہتے ہیں جو خدا کے الہام سے بہ کثرت آئندہ کی خبریں دے۔ مگر ہمارے مخالف مسلمان مکالمہ الٰہیہ کے قائل ہیں لیکن اپنی نادانی سے ایسے مکالمات کو جو بکثرت پیش گوئیوں پر مشتمل ہوں، نبوت کے نام سے موسوم نہیں کرتے حالانکہ نبوت صرف آئندہ کی خبر دینے کو کہتے ہیں جو بذریعہ وحی والہام ہو اور ہم سب اس بات پر اتفاق رکھتے ہیں کہ شریعت قرآن شریف پر ختم ہوگئی، صرف مبشرات یعنی پیش گوئیاں باقی ہیں۔''
(چشمہ معرفت صفحہ 180,181 روحانی خزائن جلد 23، صفحہ 189)

اعتراض نمبر 3:

''لا نبی بعدی'' کا یہ مطلب ہے کہ میرے مدمقابل اور مخالف ہو کر کوئی نبی نہیں آ سکتا جیسا کہ حدیث ''فَاَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ بَعْدِيْ'' سے ثابت ہو رہا ہے۔

(حاشیہ: صحیح البخاری، کتاب المناقب باب علامات النبوۃ فی الاسلام حدیث نمبر 3621 باب نمبر 25، کتاب المغازی باب وفد بنی حنیفۃ، وحدیث ثمامۃ بن اُثال حدیث نمبر 4374 باب 71۔)

جواب نمبر 1:

مرزا نے خود ''بعدی'' کا ترجمہ میرے بعد کیا ہے، مخالفت نہیں کیا۔

حوالہ نمبر 1:

اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا نہ کوئی پرانا اور نہ کوئی نیا۔

حوالہ نمبر 2:

وَكَيْفَ يَجِيْئُ نَبِيٌّ بَعْدَ رَسُوْلِنَا ﷺ وَقَدِ انْقَطَعَ الْوَحْيُ بَعْدَ وَفَاتِهٖ وَخَتَمَ اللّٰهُ بِهِ النَّبِيِّيْنَ۔

(حمامۃ البشریٰ صفحہ 20 روحانی خزائن جلد 7، صفحہ 200)

ترجمہ: اور آنخضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی کیونکہ آوے آپ کی وفات کے بعد وحی نبوت منقطع ہو گئی ہے اور آپ کے ساتھ نبیوں کو ختم کر دیا ہے۔''

(اردو ترجمہ حمامۃ البشریٰ، صفحہ 82-81)

حوالہ نمبر 3:

آنخضرت ﷺ نے بار بار فرما دیا تھا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور حدیث ''لا نبی بعدی'' ایسی مشہور تھی کہ کسی کو اس کی صحت میں کلام نہ تھا اور قرآن شریف جس کا لفظ لفظ قطعی ہے اپنی آیت کریمہ ''وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ'' سے بھی اس بات کی تصدیق کرتا تھا کہ فی الحقیقت ہمارے نبی ﷺ پر نبوت ختم ہو چکی ہے پھر کیونکر ممکن تھا کہ کوئی نبی نبوت کے حقیقی معنوں کی رو سے آنخضرت ﷺ کے بعد تشریف لاوے اس سے تو تمام تار و پود اسلام درہم برہم ہو جاتا تھا۔ (دیکھیے کتاب البریہ صفحہ 200 روحانی خزائن جلد 13، صفحہ 218-217)

''بعدی'' سے مراد بعثت کے بعد مراد ہے خواہ زندگی میں ہو یا زندگی کے بعد جیسا کہ قرآن مجید میں اسی لفظ کا استعمال ہوا ہے اور وہاں موت مراد نہیں بلکہ زندگی کے متعلق استعمال ہوا ہے جیسے ''بِئْسَ مَا خَلَفْتُمُوْنِيْ مِنْ بَعْدِيْ'' اور آیت ''وَقَفَّيْنَا مِنْ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ'' سے معلوم ہوتا ہے کیونکہ حضرت موسیٰ کی زندگی ہی میں کئی نبی موجود تھے نیز ''بعدی'' کا معنی خود مرزا نے زمانے کا کیا ہے، مقابلہ کا نہیں کیا۔

(دیکھئے کتاب البریہ صفحہ 217، روحانی خزائن جلد 13، صفحہ 218)

کوئی نبی نبوت کے حقیقی معنوں کی رو سے آنخضرت ﷺ کے بعد تشریف لاوے۔''

(انجام آتھم صفحہ 27 روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 27،
حمامۃ البشریٰ صفحہ 20 روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 200)

جواب نمبر 2:

لفظ ’’بعدی‘‘ کا مخالفت یا مقابلہ کے معنی میں استعمال ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ یہاں بھی یہی معنی مراد ہوا گر آپ میں ہمت ہو تو کسی قرینہ سے ثابت کریں کہ یہاں یہی معنی ہے یا کسی مسلم مجدد نے یہ معنی کیے ہوں۔

اجرائے نبوت کے متعلق بزرگوں کے اقوال حقیقت۔

(1) مرزائی جس قدر بزرگوں کے اقوال اجرائے نبوت کے ثبوت میں پیش کرتے ہیں ان میں اکثر و بیشتر میں دجل و تلبیس سے کام لیا جاتا ہے انہی بزرگوں کی ختم نبوت کے متعلق تصریحات موجود ہیں۔

(2) جو عبارتیں مرزائی پیش کرتے ہیں جن سے وہ نبوت جاری ثابت کرتے ہیں ان تمام سے مقصد یہ ہے کہ ان کی تصریحات سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی چونکہ یقینی ہے اور وہ حضور ﷺ کی شریعت کے تابع ہوں گے اس لیے وہ یوں کہہ دیتے ہیں کہ حضور ﷺ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا جو آپ کی شریعت کو منسوخ کرے بلکہ آپ کا تابع ہو کر آسکتا ہے اس سے مراد ان کی صرف عیسیٰ علیہ السلام ہی ہوتے ہیں نہ یہ کہ کوئی قاعدے کے طور پر وہ پیش کرتے ہیں۔ تفصیل کے لیے علامہ خالد محمود کی کتاب ’’عقیدۃ الامت فی معنی ختم نبوت‘‘ اور مولانا محمد نافع رحمۃ اللہ علیہ کا رسالہ ’’ختم نبوت اور سلف صالحین‘‘ ملاحظہ ہو۔

(3) جب قادیانیوں کے نزدیک بزرگوں کے اقوال کو مستقل حجت نہیں تو وہ بزرگوں کے اقوال کیوں پیش کرتے ہیں؟؟

کیونکہ مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ: اقوال سلف و خلف درحقیقت کوئی مستقل حجت نہیں۔ (روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 389)

(4) سلف صالحین کی جس قدر عبارتیں پیش کی جاتی ہیں ان کا مقصد یہ ہرگز نہیں کہ حضور کے بعد نبوت جاری ہے بلکہ مرزا صاحب خود تسلیم کرتے ہیں کہ سلف صالحین محدثیت اور مجددیت کے قائل ہیں۔ مرزا نے اپنے مرنے سے ایک دن قبل 25 مئی 1908ء بوقت ظہر ایک سرحدی پٹھان کے اعتراض کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ:

میں نے اپنی طرف کوئی اپنا کلمہ نہیں بنایا۔ نہ نماز علیحدہ بنائی ہے بلکہ آنحضرت ﷺ کی پیروی کو دین و ایمان سمجھتا ہوں۔ یہ نبوت کا لفظ جو اختیار کیا گیا ہے صرف خدا کی طرف سے ہے...... یاد رکھو کہ سلسلۂ نبوت قیامت تک قائم رہے گا۔''

(ملفوظات حصہ پنجم، صفحہ 689،25 مئی 1908ء)

اور یہ بالکل واضح ہے کہ یہ حضرات مجددیت اور محدثیت کے قائل تھے اگر یہ نبوت کے قائل ہوتے تو یہ لوگ اپنے پر ایمان لانے کی دعوت دیتے اور اپنے منکرین کو کافر کہتے حالانکہ ان میں سے کوئی بھی بات نہیں ہے۔

مشق سبق نمبر 7

(1) لفظ ''خاتم'' پر بیان کردہ ضابطہ بیان کریں اور مرزائی لفظ ''خاتم'' کے کیا معنی کرتے ہیں؟ فقط معنی بیان کریں۔

(2) لفظ ''خاتم'' پر مرزائیوں کے گھر کی دلیل جو ان کے مؤقف کے برعکس ہے، بتائیں۔

(3) مرزائی شبہ ختم نبوت سے متعلق بیان کریں اور جواب دیں۔

(4) ''لا نبی بعدی'' میں لفظ لا مرزائیوں کے نزدیک کون سا ہے اور حقیقت میں کیا ہے؟

(5) مرزائیوں کا یہ کہنا کہ ''لا نبی بعدی'' کا مطلب میرے مدمقابل اور مخالفت کوئی نبی نہیں ہوسکتا، کا جواب بیان کریں۔